

” مستقبل کی جھلک “

خلاصہ: مولانا ظفر علی خاں اس نظم میں مستقبل کی جھلک دیکھاتے ہیں کہ مسلمان جس آزادی اور خود مختاری کے لیے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں وہ فنا کا نہیں جائے گا۔ حق حیات، حیات کا اور باطل، عدالتی حیات کا جو اہم ہے اس میں جو اصول و ضوابط ہیں ان کی جانگ نہ اچھٹے طور پر دیکھ کر جس سے اس میں اس قدر غم و غصہ ہو جائے گا۔ مسلمانوں کا اپنے بچہ جازبہ میاں سے پیشوا کو خود بخود اور اللہ اور اس کے جیسی قوت حاصل کرے گا۔ آج، وہ آزادی کی بات کرتا ہے جو جلائی صبریہ سے سکھوں اہل مدین پیدا ہوں گے جن کا نکتہ آزادی کی جان بحق ہو جائے گا۔ سامراجی قوتوں کو خزاں آ کر رہے گا۔ صلح میں برطانوی اقتدار کا سقوط ہوگا، یہ خوف، یہ خوف کا اور مسلمانوں کو سکھوں اور سکھوں کا سائنس لیں گے۔ آزادی کا نکتہ، حرم اور حرم میں کوئی خدشہ والا ہے آج جو راجہ ہے وہ دارالامان ہیں، بنائے گئے ہیں کہ آزادی کی جہازیں بن جائیں اس کا فیصلہ چند دن میں ہو جائے گا۔ یہ ایک ایک صبریہ باتوں کو شاخ و برگ بانی سمجھ کر رہے ہیں لیکن وہ بات جارحانہ اور باغی کی علی تصویریں دیکھ لیں گے۔

سوال نمبر ۲۰۰

”تلخی دھس“

درختوں کی پیرا کر دہ بھی پارسوں کا سبب بنتی ہے۔ ان کی
بہتات، زہیلی، مہوئی اور ضفائی آلودگی کو کم کرتی ہے۔ درختوں
زہینوں کو زہیر بنانے اور ماحول کو سچانے میں۔ ان سے لکڑی کی صفات
فروغ پائی ہے۔ انسانوں اور پرندوں کے یہ دوست، ایندھن کی نذر نہیں
ملنے چاہیے۔

منوان ۲۰۰ بی درخت۔ ایک اہمیت